# بلدیہ کی کمی کو نہیں کم کرنے کی ذمہ داری 2 کنٹونمنٹ بورڈ پر نہیں 2 کنٹونمنٹ بورڈ کی آمدنی بڑھانے کی ذمہ داری بلدیہ پر

(گزشتہ سے پیوستہ)

ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ کی آمدنی کا بڑا حصہ ان علاقوں سے آتا ہے جو کبھی بلدیہ کا حصہ تھے۔ اس لیے یہ مطالبہ کہ بلدیہ کی کمی کو کنٹونمنٹ بورڈ پورا کرے، دراصل اس ناانصافی کو مزید گہرا کرنے کے مترادف ہے۔ اس کے برعکس، اگر بلدیہ کی آمدنی بڑھانے کی ذمہ داری بلدیہ پر ہی عائد کی جائے تو وہ اپنے ہی علاقوں میں ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنے، غیر قانونی تعمیرات کو ریگولرائز کرنے اور اپنی جائیدادوں کا بہتر انتظام کرنے پر مجبور ہوگی۔ یہ ایک زیادہ منصفانہ اور پائیدار حل ہے۔

اس تجویز کے حق میں دوسرا بڑا دلیل یہ ہے کہ بلدیہ کے پاس اپنی آمدنی بڑھانے کے کئی ایسے ذرائع موجود ہیں جو کنٹونمنٹ بورڈ کے پاس نہیں۔ مثلاً بلدیہ کے علاقوں میں بڑی تعداد میں کمرشل پلازے، شادی ہال اور نجی ہسپتال قائم ہیں جن پر پراپرٹی ٹیکس کی شرح اور وصولی کا نظام بہتر بنا کر خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بلدیہ کے پاس اپنی حدود میں پانی کی فراہمی اور نکاسی کے منصوبوں پر صارفین سے براہِ راست چارجز وصول کرنے کا اختیار بھی موجود ہے، جو کنٹونمنٹ بورڈ کے لیے ایک بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اگر بلدیہ اپنے ان وسائل کو بروئے کار لائے تو اسے کنٹونمنٹ بورڈ سے کسی امداد کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

تاہم اس تجویز کی راہ میں کئی عملی رکاوٹیں بھی ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ سب سے بڑی رکاوٹ بلدیہ کی موجودہ انتظامی صلاحیت ہے۔ بلدیہ کے کئی علاقوں میں ریکارڈ کا نظام بوسیدہ ہے، جائیدادوں کی درست فہرستیں موجود نہیں اور ٹیکس وصولی کا عملہ اکثر جگہوں پر ناکافی ہے۔ ایسے میں آمدنی بڑھانے کی ذمہ داری اچانک بلدیہ پر ڈال دینا اسے ایک ایسے ہدف کے سامنے کھڑا کر دینا ہے جو وہ فی الحال پورا نہیں کر سکتی۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس تجویز کے ساتھ ساتھ بلدیہ کی انتظامی استعداد کو بہتر بنانے کے لیے بھی ایک واضح منصوبہ سامنے لایا جائے۔

دوسری رکاوٹ سیاسی ہے۔ بلدیہ کے کئی علاقوں میں ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنے کی کوشش کو عوام میں غیر مقبول فیصلہ سمجھا جاتا ہے اور کوئی بھی منتخب نمائندہ اس کا بوجھ اٹھانے کو تیار نہیں ہوتا۔ اس لیے اس تجویز کو کامیاب بنانے کے لیے ضروری ہے کہ بلدیہ کے منتخب نمائندے اس کی ذمہ داری قبول کریں اور عوام کو اعتماد میں لیں۔ اگر یہ ذمہ داری بھی کنٹونمنٹ بورڈ پر ڈال دی جائے تو بلدیہ کے نمائندے ایک بار پھر اپنی ذمہ داری سے بچ نکلیں گے اور مسئلہ جوں کا توں رہے گا۔

(باقی)

ہے کہ کنٹونمنٹ بورڈ کی آمدنی کا بڑا حصہ ان علاقوں سے آتا ہے جو کبھی بلدیہ کا حصہ تھے۔ اس لیے یہ مطالبہ کہ بلدیہ کی کمی کو کنٹونمنٹ بورڈ پورا کرے، دراصل اس ناانصافی کو مزید گہرا کرنے کے مترادف ہے۔ اس کے برعکس، اگر بلدیہ کی آمدنی بڑھانے کی ذمہ داری بلدیہ پر ہی عائد کی جائے تو وہ اپنے ہی علاقوں میں ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنے، غیر قانونی تعمیرات کو ریگولرائز کرنے اور اپنی جائیدادوں کا بہتر انتظام کرنے پر مجبور ہوگی۔ یہ ایک زیادہ منصفانہ اور پائیدار حل ہے۔

اس تجویز کے حق میں دوسرا بڑا دلیل یہ ہے کہ بلدیہ کے پاس اپنی آمدنی بڑھانے کے کئی ایسے ذرائع موجود ہیں جو کنٹونمنٹ بورڈ کے پاس نہیں۔ مثلاً بلدیہ کے علاقوں میں بڑی تعداد میں کمرشل پلازے، شادی ہال اور نجی ہسپتال قائم ہیں جن پر پراپرٹی ٹیکس کی شرح اور وصولی کا نظام بہتر بنا کر خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بلدیہ کے پاس اپنی حدود میں پانی کی فراہمی اور نکاسی کے منصوبوں پر صارفین سے براہِ راست چارجز وصول کرنے کا اختیار بھی موجود ہے، جو کنٹونمنٹ بورڈ کے لیے ایک بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اگر بلدیہ اپنے ان وسائل کو بروئے کار لائے تو اسے کنٹونمنٹ بورڈ سے کسی امداد کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

تاہم اس تجویز کی راہ میں کئی عملی رکاوٹیں بھی ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ سب سے بڑی رکاوٹ بلدیہ کی موجودہ انتظامی صلاحیت ہے۔ بلدیہ کے کئی علاقوں میں ریکارڈ کا نظام بوسیدہ ہے، جائیدادوں کی درست فہرستیں موجود نہیں اور ٹیکس وصولی کا عملہ اکثر جگہوں پر ناکافی ہے۔ ایسے میں آمدنی بڑھانے کی ذمہ داری اچانک بلدیہ پر ڈال دینا اسے ایک ایسے ہدف کے سامنے کھڑا کر دینا ہے جو وہ فی الحال پورا نہیں کر سکتی۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس تجویز کے ساتھ ساتھ بلدیہ کی انتظامی استعداد کو بہتر بنانے کے لیے بھی ایک واضح منصوبہ سامنے لایا جائے۔

دوسری رکاوٹ سیاسی ہے۔ بلدیہ کے کئی علاقوں میں ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنے کی کوشش کو عوام میں غیر مقبول فیصلہ سمجھا جاتا ہے اور کوئی بھی منتخب نمائندہ اس کا بوجھ اٹھانے کو تیار نہیں ہوتا۔ اس لیے اس تجویز کو کامیاب بنانے کے لیے ضروری ہے کہ بلدیہ کے منتخب نمائندے اس کی ذمہ داری قبول کریں اور عوام کو اعتماد میں لیں۔ اگر یہ ذمہ داری بھی کنٹونمنٹ بورڈ پر ڈال دی جائے تو بلدیہ کے نمائندے ایک بار پھر اپنی ذمہ داری سے بچ نکلیں گے اور مسئلہ جوں کا توں رہے گا۔

(باقی)

(صفحہ اول سے آگے)